مولانا شیخ محمد عادل ربانی

امیری سے ننگے پیروں تک

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته. أعوذ بالله من الشیطان الرجیم. بسم الله الرحمن الرحیم. الصلاة والسلام علی رسولنا محمد سید الأولین والآخرین. مدد یا رسول الله، مدد یا ساداتي أصحاب رسول الله، مدد یا مشایخنا، دستور مولانا الشیخ عبد الله الفائز الداغستاني، شیخ محمد ناظم الحقاني، مدد. طریقتنا الصحبة والخیر في الجمعیة.

بسمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ

"لہذا انہیں چھوڑ دو کہ وہ کھاتے رہیں اور فائدہ اُٹھاتے رہیں اور اُن کی جھوٹی اُمید انہیں غفلت میں ڈالے رہے۔" (قرآن ۱۵:۰۳)۔ صدق الله العظیم۔ الله عز و جل فرماتا ہے، ان لوگوں کو چھوڑ دو، وہ دنیا میں کھائیں، کھیلیں، ناچیں اور دولت جمع کریں۔ یہ ایک جھوٹی اُمید ہے کہ وہ خوش ہوں گے۔ ہم آج دنیا میں یہی دیکھ رہے ہیں۔ ہر شخص صرف دنیا کی فکر میں ہے: میں اپنے آپ کو کیسے خوش کروں؟ پیسے سے، سونے سے، گاڑی سے، عورت سے، یا کسی اور چیز سے۔ لوگ صرف اسی کے بارے میں سوچتے ہیں۔ خاص طور پر اس ملک میں یہ زیادہ ہے۔ کیوں؟ کیونکہ اُن کے پاس پیسہ ہے اور وہ اسے خوشی سمجھتے ہیں۔ حقیقت میں یہ خوشی نہیں۔ وہ اب بھی یہی سوچتے ہیں: "ہم کیسے زیادہ خوش ہو سکتے ہیں؟ اگر زیادہ مہنگا گھر لیں، زیادہ مہنگی گاڑی، زیادہ مہنگے جوتے، کپڑے یا کھانا۔" اُن کی سوچ بس یہیں تک ہے۔

یہ بالکل بھی ویسا نہیں جیسے ایک انسان کو ہونا چاہیے۔ کیونکہ الله ﷻ نے انسان کو سوچنے اور اچھے یا برے کو پہچاننے کے لیے دماغ دیا ہے۔ جانور نہیں جانتے کیا اچھا ہے۔ وہ صرف یہ دیکھتے ہیں کہ کیا کھا سکتے ہیں؛ اس کے سوا کچھ نہیں۔ لیکن انسان کو اس سے بڑھ کر ہونا چاہیے۔ انسان کو علم ہونا چاہیے۔ "اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا"، "کیا تم نے یہ گمان کیا تھا کہ ہم نے تمہیں بے مقصد پیدا کیا؟" (قرآن ۲۳:۱۱۵)۔ ہم نے تمہیں اس لیے نہیں بنایا: کھیلنے کے لیے، صرف اپنی دیکھ بھال کرکے اپنے نفس کو خوش کرنے کے لیے، اپنے نفس کا غلام بننے اور وہ کرنے کے لیے جو نفس چاہتا ہے۔ نہیں، الله عز و جل نے تمہیں اس لیے نہیں بنایا۔ اس ﷻ نے تمہیں خوشی کے لیے بنایا۔ اور اس ﷻ نے خوشی کے بارے میں بتایا ہے۔ "وَاللّٰهُ يَدْعُوْا اِلٰى دَارِ السَّلَامِ"، "اور الله لوگوں کو امن کے گھر، یعنی جنت، کی طرف بلاتا ہے۔" (قرآن ۱۰:۲۵)۔ الله ﷻ لوگوں کو خوشی اور امن کے گھر کی طرف بلا رہا ہے۔ امن کا مطلب خوشی ہے؛ "امن" وہ نہیں جس کی دنیا میں لوگ بات کرتے ہیں اور صرف "امن" کہتے ہیں۔ بہت لوگ امن کی بات کرتے ہیں، لیکن اس امن کو حاصل کرنے کے لیے کچھ نہیں کرتے۔ اگر تم وہ کرو جو الله ﷻ چاہتا ہے، تو تم خوش ہو جاؤ گے اور امن میں ہوگے۔

لیکن اگر تم اس دنیا کے پیچھے ہو اور کہتے ہو، "اگر ہم یہ خرید لیں تو زیادہ خوش ہو جائیں گے،" تو نہیں، یہ

www.mawlanasultan.org

مولانا شیخ محمد عادل ربانی

کبھی ختم نہیں ہوتا۔ نفس کو جتنا دو، وہ اتنا ہی زیادہ مانگتا ہے۔ نفس کی خواہشوں کی کوئی حد نہیں۔ وہ بس اور زیادہ، اور زیادہ، اور زیادہ لینا چاہتا ہے۔ اور وہ ایک اور چیز بھی چاہتا ہے: کوئی اور اس جیسا نہ ہو۔ کیونکہ جب وہ کسی دوسرے کو دیکھتا ہے تو کہتا ہے، "مجھے جلدی سے کوئی بہتر چیز بنانی یا حاصل کرنی ہے۔ مجھے یہ چاہیے۔ اس آدمی یا اس عورت نے یہ لے لیا ہے؛ میرے پاس پیسہ ہے، میرے پاس سب کچھ ہے، اس لیے مجھے منفرد ہونا ہے۔ اب کوئی اس تک نہیں پہنچ سکتا۔" یہ سب ہم کئی بار دیکھ چکے ہیں۔ جب میں پہلی بار پیرس گیا، ہم ایک بہت مہنگی دکان پر گئے۔ اُنہوں نے مجھے کچھ چیزیں دکھائیں، چھوٹی چھوٹی چیزیں اور بڑی بھی۔ لیکن قیمتیں ایسی تھیں کہ میں نے کبھی کسی چیز کی ایسی قیمت نہیں سنی تھی۔ میں نے کہا، یہ لوگ اس لیے یہاں آکر یہ چیزیں خریدنا پسند کرتے ہیں کیونکہ دوسرے لوگ انہیں نہیں خرید سکتے؛ صرف یہ خرید سکتے ہیں۔ اور اِن کا کوئی فائدہ بھی نہیں۔ صرف یہ کہنے کے لیے، "میں نے اس دکان سے خریدا، یہ بہت مہنگی دکان تھی۔ اور عام لوگ" — بیشک غریب لوگ تو وہاں سے خرید ہی نہیں سکتے — "عام لوگ بھی اس دکان سے نہیں خرید سکتے۔ اوہ، میں بہت خوش ہوں! میرے نفس، اوہ میرے نفس، کیا تو خوش ہے؟" "نہیں، تجھے اور خریدنا ہے! تجھے اس سے بھی زیادہ مہنگی چیز ڈھونڈنی ہے اور اسے خریدنے کی کوشش کرنی ہے۔ جا، اور مہنگی چیز تلاش کر۔ اس [بیکار] چیز پر اور پیسہ خرچ کر۔" اللہ ﷻ کے لیے تو ایک پیسہ بھی نہیں دیتے، لیکن نفس کے لیے سب کچھ دے دیتے ہیں۔ آج کل لوگ ایسے ہی ہیں۔ وہ اپنے نفس کا بہت زیادہ پیچھا کر رہے ہیں۔ لیکن اگر وہ نفس سے آزاد ہو جائیں تو خوش ہو جائیں گے۔ تب انہیں اصلی خوشی ملے گی۔

کئی اولیاء اللہ پہلے اسی غلط راہ پر تھے، پھر اللہ ﷻ نے انہیں ہدایت عطا کی اور وہ بڑے اولیاء اللہ بن گئے۔ اُن میں سے ایک جو مجھے یاد ہیں اُن کا نام بشر الحافی ہے۔ ہم پچھلے سال بغداد میں اُن کی زیارت کو گئے تھے۔ وہ جوان تھے۔ اُن کا خاندان بہت امیر تھا۔ اور اُن کا ایک دوست تھا، ایک برا دوست — یہ تمہارے لیے سب سے بری چیز ہے۔ ہر شخص کو برے دوست سے بچ کر رہنا چاہیے۔ ایسے لوگوں کے ساتھ مت رہو۔ انہیں نصیحت کرو؛ اگر مان لیں تو ٹھیک ہے۔ اگر نہ مانیں تو اُن کے قریب مت جاؤ۔ — تو اُن کا ایک برا دوست تھا۔ پیسے کی وجہ سے وہ کچھ بھی کر سکتا تھا: گھومنا، شراب پینا۔ ایک بار وہ شراب پینے گئے۔ جب اپنے گھر واپس آیا تو سو گیا۔ ایک نیک بزرگ اُن کے دروازے پر دستک دیتے ہوئے آئے۔ نوکر نے دروازہ کھولا۔ اُنہوں نے کہا، "اپنے مالک سے کہو کہ یہ برا دوست اور بری راہ چھوڑ دے اور اللہ ﷻ کی طرف آ جائے۔" نوکر اندر گیا اور اُن سے یہ بات کہی۔ اُنہوں نے پوچھا، "یہ کس نے کہا؟" نوکر نے کہا، "ایک نیک بزرگ دروازے پر دستک دے رہے تھے اور اُنہوں نے یہ کہا۔" وہ فوراً اُن کے پیچھے بھاگے۔ اُس بزرگ نے دوبارہ کہا، "اس برے دوست کے ساتھ مت رہو۔" لہٰذا اُنہوں نے توبہ کی، توبہ مانگی اور نماز کی طرف واپس آ گئے۔ کچھ وقت بعد وہ شیطانی دوست اُن کے پاس واپس آیا اور دھیرے دھیرے وہ دوبارہ شراب پینے اور اپنے برے دوست کے ساتھ جانے لگے۔ ایک بار وہ شراب پی رہے تھے۔ اُس کے بعد جب وہ گلی میں نکلے تو اُنہوں نے ایک کاغذ پایا جس پر اللہ ﷻ کا نام لکھا تھا۔ بارش ہو رہی تھی، اس لیے مٹی اور کیچڑ لگا تھا۔ اُنہوں نے کاغذ اُٹھایا، اسے بہت اچھے سے صاف کیا، اپنے سر پر رکھا، پھر اُس پر اچھا عطر لگایا اور اسے اپنے کمرے میں لٹکا دیا۔ اُس رات ایک نیک بزرگ نے خواب میں اللہ ﷻ کی طرف سے یہ خطاب سنا: "اللہ ﷻ فرماتا ہے، اس جوان سے کہو: اُس نے میرے نام کو اونچا کیا، میں نے اسے معاف کیا اور اسے بھی اونچا کر دیا۔ میری بارگاہ میں اُس کا مرتبہ بلند ہے۔" وہ بزرگ گئے اور انہیں یہ بات بتائی۔ وہ رونے لگے، بہت زیادہ رونے لگے۔ پھر اُنہوں نے کہا، "جس لمحے تم نے مجھے اللہ ﷻ کا یہ پیغام سنایا، میں اب سے ایسا ہی رہوں گا۔ میں اپنے ساتھ کچھ نہیں لے جاؤں گا اور صرف اللہ ﷻ کے لیے چلا جاؤں گا۔" لہٰذا اُس نے سب کچھ چھوڑ دیا اور بغیر

www.mawlanasultan.org

مولانا شیخ محمد عادل ربانی

جوتے کے چل پڑا۔ حافی (ننگے پاؤں) کا مطلب پیروں میں جوتے نہ ہونا؛ اسی وجہ سے انہیں یہ نام ملا۔ وہ اپنی پوری زندگی ننگے پاؤں رہے کیونکہ اُنہوں نے کہا، "جس دن میں اللہ ﷻ سے صلح کر کے ملا، میں ننگے پاؤں تھا، اور اب مجھے جوتے پہننے میں شرم آتی ہے۔" لہذا اُنہوں نے سب کچھ چھوڑ دیا اور خوشی حاصل کی۔ وہ آخرت کے سلطان بن گئے۔ اُن کی قبر، مزار، قبر شریف بغداد میں ہے۔ اُنہوں نے ہزاروں طلباء کو رسول ﷺ کی راہ، طریقت اور شریعت کی طرف لاکر انہیں ہدایت دی۔ ہم بھی یہی کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

الحمدللہ یہاں بھی — بیشک یہ دنیا کی سب سے مہنگی جگہ ہے۔ الحمدللہ، ان شاء اللہ، ان لوگوں کو، تمہیں، تمہاری اولاد کو اور دوسروں کو اس کی خواہش نہیں کرنی چاہیے۔ انہیں یہ نہیں کہنا چاہیے، "اوہ، یہ میرے باپ کی تھی، یہ میری ماں کی تھی، یہ ہماری زمین تھی، یہ ہماری زمین نہیں تھی۔" نہیں، یہ سب اہم نہیں۔ اہم یہ ہے کہ تمہارے پاس سب سے قیمتی چیز ہو: اللہ عز و جل کی بارگاہ میں قیمتی ہونا۔ "اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقَاکُمْ"، "بیشک اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ تقویٰ رکھتا ہے۔" (قرآن ۴۹:۱۳)۔ صدق اللہ العظیم۔ اللہ ﷻ کی بارگاہ میں قیمتی اور سب سے زیادہ قبول کیا جانے والا وہ ہے جو سب سے زیادہ اُس ﷻ کے ساتھ ہو، اُس ﷻ کی اطاعت کرے، اُس ﷻ کے رسول ﷺ سے محبت کرے، صحابہ سے محبت کرے، اہل بیت سے محبت کرے، مشایخ سے محبت کرے اور مومنین سے محبت کرے۔ یہ بہت قیمتی چیز ہے۔ یہ دنیاوی دولت نہیں۔ میں نے اپنے ملک میں ایسی دولت، ایسی دنیاوی دولت کبھی نہیں دیکھی جو یہاں ہے۔ شاید دنیا میں کہیں بھی نہ ہو۔ لیکن اس کی کوئی قدر نہیں۔ مولانا شیخ اکثر ایسی باتیں فرماتے تھے جن پر لوگ ہنستے بھی تھے اور سوچتے بھی تھے۔ یہ ساری بڑی عمارتوں کا کیا ہوا؟ اس کا مالک ابھی مر گیا۔ اس مرنے والے کو لفٹ میں سے ایسے لے جاؤ کہ کوئی اسے نہ دیکھے۔ اسے کسی چیز سے ڈھانک دو تاکہ کوئی نہ دیکھے۔ جلدی اسے یہاں سے لے جاؤ تاکہ دنیا کے پیچھے بھاگنے والے لوگ اسے دیکھ کر عبرت نہ حاصل کریں۔ اس پوری بڑی عمارت کا مالک مر گیا۔ اس سے کیا فائدہ ہوا؟ کیا اسے کوئی فائدہ ملا؟ اُس کی بڑی عمارت، تمام پیسہ، تمام خزانہ: کیا یہ اسے اور زندگی دے سکتا ہے؟ نہیں۔ یہ ختم، سب کچھ ختم۔ اُس وقت نہ آواز، نہ سانس، نہ کچھ۔ ختم۔ یہ سب ختم ہو جاتا ہے۔

لہذا یہ شہر مومنین اور ایمان والوں کے لیے بہت اچھی مثال ہے کہ وہ دنیا کے پیچھے نہ بھاگیں۔ لوگوں کو یہ نہ سمجھنے دیں، "اوہ ہم اس دنیا سے خوش ہیں۔" اس سے خوش مت ہو۔ آخرت سے خوش ہو، ان شاء اللہ۔ اللہ ﷻ تمہیں برکت دے۔ اللہ ﷻ تمہیں محفوظ رکھے۔ اللہ ﷻ ہم سب کو محفوظ رکھے۔ تمہیں دنیا کو آخرت کے لیے استعمال کرنا چاہیے۔ اگر تم اسے آخرت کے لیے استعمال کرو گے تو تم یہ تمام عمارتیں آخرت کے لیے بھیج دوگے۔ اگر نہیں، تو تم اسے یہیں چھوڑ جاؤ گے اور دوسرے لے لیں گے۔ جیسے یہ تمہارے پاس تھا، ویسے ہی دوسروں کے پاس بھی ہوگا۔ اللہ ﷻ ہمیں محفوظ رکھے، ان شاء اللہ۔ اللہ ﷻ ہمیں دوسروں کی مدد اور اسلام کی خدمت کے لیے [دولت] عطا کرے، ان شاء اللہ۔ اگر اس لیے نہیں، پھر اس کی ضرورت نہیں، ان شاء اللہ۔ اللہ ﷻ ہمیں سیدنا المہدی علیہ السلام تک پہنچائے۔ اُس وقت تم اصلی امیری دیکھوگے۔ سیدنا المہدی علیہ السلام کے زمانے کی امیری کے مقابلے میں یہ سب کچھ بھی نہیں۔

و من اللہ التوفیق۔ الفاتحہ۔

www.mawlanasultan.org

مولانا شیخ محمد عادل ربانی

مولانا شیخ محمد عادل الربانی
۰۱ نومبر ۲۰۲۶ / ۲۱ جمادی الاول ۱۴۴۸
نقشبندی علیہ زویہ – یشون، سنگاپور

www.mawlanasultan.org